

سلسلہ نمبر ۶

فَضَائِلُ وَمَسَائِلُ

رمضان المبارک

www.KitaboSunnat.com

تالیف :

ابوتقی حفیظ الرحمن لکھنوی فاضل تہذیب و سنی

ناشر

جمعیۃ انصار اللہ ۱۳- منوہر سٹریٹ

۲۲، نکلسن روڈ لاہور

کتبہ
سید انیس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



وَقَدْ فَتَنَّا مِنْتَهُمُ الشَّيْطَانَ فَلْيَصْبِرُوا عَلَيْهِمْ ۗ

سلسلہ دعوت تبلیغ = 4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ج ۹۹... ج ۱ تا ۱۰۰ - لاہور

رمضان المبارک کے

فضائل و مسائل

از قلم

ابو تقی حفیظ الرحمن لکھنوی فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

جمعیت انصار اللہ ۱۳۱ منوہر سٹریٹ ۲۲۷، نکلسن روڈ لاہور

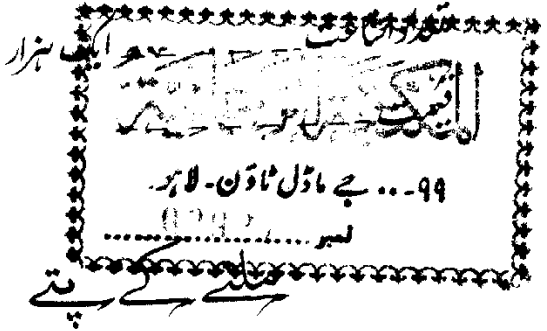
جملہ حقوق محفوظ

مؤلف ----- ابو تقی حفیظ الرحمن لکھوی

ناشر ----- جمعیت انصار اللہ ، لاہور

طابع -----

مطبع -----



۱) مرکزی دفتر جمعیت انصار اللہ ، لاہور

۲) سبحانی اکیڈمی ، اردو بازار ، لاہور


۳) مسجد ربانی پونچھ روڈ ، لاہور

۴) جامع مسجد اہلحدیث چینیالوالی رنگ محل لاہور

۵) جامع مسجد اہلحدیث دھرمپورہ لاہور

ب فہرست

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۱	ماہ رمضان کے آغاز کا ثبوت	۱۹	پیش لفظ	۱
۱۲	چاند دیکھنے کی شہادت	۲۰	روزہ کی تعریف	۲
"	رویت ہلال میں مطلع کا اعتبار	۲۱	روزہ کی تاریخ	۳
۱۳	چاند دیکھنے کی دعا	۲۲	روزہ کی اہمیت	۴
"	یوم شک کا روزہ	۲۳	روزہ کے فضائل	۵
"	تعطیلی روزہ	۲۴	روزہ دار کے فضائل و مناقب	۶
۱۴	نصف شعبان کے بعد روزہ	۲۵	روزہ کا مقصد	۷
"	ماہ رمضان کے فضائل	۲۶	روزہ کے فوائد و ثمرات	۸
۱۵	رمضان کے روزہ کے فضائل	۲۷	روزہ کی اقسام	۹
"	رمضان کے روزہ کے ترک پر وعید	۲۸	روزہ کے ارکان	۱۰
۱۶	رمضان میں افطاری کا ثواب	۲۹	مفطرات صوم روزہ توڑنے والی چیزیں، کا بیان۔	۱۱
"	رمضان میں اجر و ثواب کا اضافہ	۳۰	تنبیہات	۱۲
۱۷	رمضان میں ماتحتوں پر نرمی	۳۱	مباحات روزہ	۱۳
"	دعوت روزہ کی نثر و اور مندرجہ بالا حکم	۳۲	مشروط روزہ	۱۴
"	کافر و مجنون کا حکم	۳۳	سحری اور اس کے آداب	۱۵
"	بچے کا حکم	۳۴	افطار اور اس کے آداب	۱۶
۱۸	بہت بوڑھے مرد یا عورت کا حکم	۳۵	رمضان کی وجہ تسمیہ	۱۷
"	مریض کا حکم	۳۶	رمضان کی فرضیت کے دلائل	۱۸

۳۷	۱۸	۵۵	قنوت وتر سے متعلق مختلف مسائل
۳۸	۱۹	۵۶	نماز وتر کے آخر میں دعا
۳۹	۲۰	۵۷	فراغت وتر کے بعد کے کلمات
۴۰	"	۵۸	رمضان کے متفرق مسائل
۴۱	۲۱	۵۹	لیلۃ القدر کی فضیلت
۴۲	۲	۶۰	لیلۃ القدر کا تعین
۴۳	۲۲	۶۱	لیلۃ القدر کی علامات
۴۴	"	۶۲	دعائے لیلۃ القدر
۴۵	"	۶۳	اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی
۴۶	۲۳	۶۴	اعتکاف کی مشروعیت
۴۷	"	۶۵	اعتکاف کی فضیلت
۴۸	۲۴	۶۶	اعتکاف کی شرائط و احکام
۴۹	"	۶۷	محرمات اعتکاف
۵۰	۲۵	۶۸	میباحات اعتکاف
۵۱	"	۶۹	جلئے اعتکاف میں داخلہ
۵۲	"	۷۰	شوال کے پھر روزے
۵۳	۲۶	۷۱	صدقہ الفطر کے احکام
۵۴	"	"	
			
۳۷			مسافر کا حکم
۳۸			حاملہ و مرضیہ حائضہ و نساء کا حکم
۳۹			وظائف و رمضان
۴۰			قیام اللیل کا لغوی و شرعی معنی
۴۱			قیام اللیل کی مشروعیت و فضیلت
۴۲			قیام باجماعت کا حکم
۴۳			عورتوں کے لئے قیام باجماعت
۴۴			رکعات قیام کی مسنون تعداد
۴۵			قیام کے آداب
۴۶			صلوٰۃ وتر
۴۷			نماز وتر کا حکم اور عدد رکعات
۴۸			تین یا پانچ وتر پڑھنے کا طریقہ
۴۹			آداب وتر
۵۰			قنوت کی اقسام
۵۱			قنوت نازلہ کا طریقہ
۵۲			دعائے قنوت نازلہ
۵۳			محل قنوت
۵۴			قنوت وتر کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمَّانِ الْمَتَّانِ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْنَا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَبَشَّرَ مَنْ صَامَ نَهَارَهُ وَقَامَ لَيْلَهُ بِالْغُفْرَانِ وَالْجَنَانِ وَالصَّلَاةِ
وَالسَّلَامِ الْأَمْتَانِ الْأَوْفْرَانِ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَادِقِ
الْوَعْدِ كَامِلِ الْإِيمَانِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِالْحَيَاتِ
وَبَعْدُ - رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں
یہ حسن توفیق بخشی کہ آج ہم ماہ رمضان المبارک کی آمد پر قارئین کرام کی خدمت میں رمضان
کے فضائل و مسائل کے نام پر ایک مختصر مگر جامع مجموعہ پیش کر سکیں۔ شاید بعض احباب
کو یاد ہو کہ ہم نے گذشتہ ماہ رمضان کے اوائل میں رمضان کے احکام پر مشتمل "التحقیق والبیان
فی مسائل رمضان" کے نام سے ایک کتابچہ پیش کیا تھا۔ جسے لاہور۔ گوجرانوالہ۔ ساہیوال اور دیگر
اضلاع پنجاب میں مفت تقسیم کیا گیا۔ کتابچہ ہذا میں ہم نے ہر ممکن یہ کوشش کی کہ اسے
جائزہ مفید حواشی سے آراستہ و پیراستہ کر دیا جائے۔ اور اس میں ذکر کردہ ہر حدیث
کا تخریج و مصدر اور حکم بیان کیا جائے۔ اور ہم اس کوشش میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔
اب جبکہ ماہ رمضان کی دوبارہ آمد ہو رہی ہے۔ بعض دوستوں کا یہ اصرار تھا کہ اسی رسالہ کو
مناسب تہذیب اور ترتیب نو کے بعد خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں شائع کیا جائے
چنانچہ وہی رسالہ قدرے تغیر اور اختصار کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری
اس سبھی حقیر کو شرف قبولیت سے ہمدروش کرے۔ آمین۔

۲۲
۱۴۲۰ھ
حفیظ الرحمن کلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزہ کی تعریف

روزہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جسے عربی زبان میں صوم سے تعبیر کرتے ہیں۔ صوم لغت میں رُک جانے کو کہتے ہیں اور شرع میں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک تمام مفطرات یعنی روزہ توڑنے والی چیزوں مثلاً کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے بحالت ایمان اجر و ثواب کی نیت رک جانے کا نام ہے۔

روزہ کی تاریخ

روزہ ایک ایسی عظیم عبادت ہے جسے صرف امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاة والسلام پر ہی فرض نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس امت سے پہلے تمام اہم سابقہ کو بھی اس کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی یہ آیت شہادت دے رہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ۔

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے جس طرح کہ تم سے پہلے مسلمانوں پر فرض کیا گیا تھا۔

البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ موجودہ امت اور پہلی امتوں کے روزوں کی تعداد و اوقات میں فرق رکھا گیا ہے۔

روزہ کی اہمیت

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي الْاِسْلَامِ
عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
حَضْرَتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر

ملے تفسیر کشاف میں حضرت علی رضی اللہ عنہما ارشاد مذکور ہے کہ روزہ سب سے پہلے حضرت آدم پر فرض کیا گیا نیز تورات و انجیل کی موجودہ کتابوں میں بھی روزوں کا تذکرہ موجود ہے۔

رکھی گئی ہے وہ یہ ہیں (۱) اس بات
کی گواہی کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں
(۲) محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔
(۳) نماز کی پابندی (۴) زکوٰۃ کی ادائیگی۔
(۵) رمضان کے روزے۔

اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
رَأَاهُمُ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ
وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ
(متفق علیہ)

روزہ کے فضائل

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔ ابن
آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے
چنانچہ ایک نیکی دس سے لے کر سات
سو گنا تک بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں۔ مگر روزہ وہ خاص طور پر
میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا
دیتا یا بلتا ہوں کیونکہ روزہ دار میری وجہ
سے اپنی شہوت نفس اور کھانے کو
چھوڑتا ہے۔

جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ
رکھ لے اللہ تعالیٰ اس روزہ کی برکت
سے اسے جہنم سے ستر برس کی مستاف
کے فاصلے پر دور فرمادیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ
آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا إِلَى
سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ
فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي
بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ
مَنْ أَجْلَى - (متفق علیہ)

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ رَحَّحَ اللَّهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّاسِ يَدَّ إِلَيْكَ الْيَوْمَ سَبْعِينَ
خَرِيفًا - (متفق علیہ)



روزہ دار کے فضائل و مناقب

رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ روزہ دار کو دو وقت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ایک تو روزہ کے افطار کرتے وقت اور دوسرے اپنے رب سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ
فَرْحَةٌ عِنْدَ قَطْرِهَا وَ
فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ
رَبِّهِ وَخَلُوفٌ نَسِمِ
الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ
اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ
(متفق علیہ)



آپ نے فرمایا۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے رَبِّان کہتے ہیں قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ اور داخل نہ ہو سکے گا۔ اعلان ہو گا کہ کہاں ہیں روزے دار؟ پھر وہ کھڑے ہوں گے اور اس دروازے سے وہی داخل ہوں گے۔ جب داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ
لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ
الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ
أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ
إِنَّ الصَّائِمُونَ فَيَقْرَمُونَ
لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ
غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا
أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْ
خُلْ مِنْهُ أَحَدٌ۔

(بخاری)

روزہ کا مقصد

وجود انسانی میں دو طرح کی متضارب قوتیں ودیعت کر دی گئی ہیں۔ ان میں ایک قوت ملکوتی ہے۔ اور دوسری قوت بہیمی ہے اور یہ دونوں قوتیں ہمیشہ آمادہ پیکار رہتی ہیں۔ شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ قوت بہیمی غالب آجائے۔ تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو کر اسی کی مَعْصِیَّت کا ارتکاب شروع کر دے۔ مگر اللہ تعالیٰ یہی چاہتے ہیں کہ انسان میں قوت ملکوتی غالب رہے تاکہ وہ اس کے احکام کی پابندی و اطاعت کے باعث اس کا نیک مقرب اور پسندیدہ بندہ بن سکے۔ روزہ کی مشروعیت کا مقصد اولین یہی ہے کہ قوت بہیمی کو مغلوب کر کے قوت ملکوتی کو غلبہ و سطوت سے ہمکنار کیا جائے تاکہ روزہ دار جہنم کی آتش سوزان سے محفوظ دامن ہو کر سر زمین جنت کا وارث ابدی بن جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کا اظہار فریضت روزہ کی آیت میں باں الفاظ کیا گیا ہے۔ **لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** تاکہ تم گناہوں سے اجتناب کرنے کے باعث جہنم کی شعلہ زن آگ سے بچ سکو۔

روزہ کے فوائد و ثمرات

روزہ چلبی عظیم المرتبت عبادت بجالانے سے روزہ دار کو بے شمار جسمانی، روحانی اور اجتماعی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جسمانی فوائد تو یہ ہیں کہ روزہ رکھنے سے جسم میں غذائی بے اعتدالی کی وجہ سے پیدا شدہ تمام غلیظ مادے اور ضرر رساں جراثیم رفتہ رفتہ ختم ہو جاتے ہیں۔ انتڑیوں اور معدہ کی اصلاح اور دل و دماغ کا تنقیہ و تطہیر اور بدن ہلکا پھلکا محسوس ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک فرمان میں روزہ کو صحت مندی اور زندگی

کامن قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں صَوْمُوا تَصِحُّوا روزہ رکھو تندرست رہو گے۔

روزہ کار و حافی فائدہ یہ ہے۔ بجا طور پر روزہ رکھنے سے انسان میں ضبط نفس اور صبر و تحمل جیسے اوصاف حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور نفس انسانی میں ایک ایسا ملکہ جنم لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان خشیت الہی اور دروغ و زہد کا ایک مجسمہ و پیکر بن جاتا ہے اور اس کا اجتماعی فائدہ یہ ہے کہ روزہ کی وجہ سے عدل و مساوات، جذبہ ایثار اور دوسروں پر شفقت و رحمت جیسے خصائل فروغ پاتے ہیں۔ کیونکہ جب روزہ دار اپنے نفس میں بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کرتا ہے تو اسے فقیر و مظلوم کی بھوک و پیاس کا اندازہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس راہ میں آنے والی ہر تکلیف و دوسروں کے احساس و شعور کے لئے درس و دعوت کا کام دیتی ہے۔

روزہ کی اقسام

روزہ کی کل پانچ اقسام ہیں (۱) نرض و واجب روزے جیسے رمضان، نذر اور حج قرآن و تمتع کے روزے (۲) مستحب جیسے شوال کے چھ اور ایام بیغض کے تین روزے (۳) عام نقلی روزے (۴) ممنوع روزے جیسے عید الفطر اضحیٰ اور ایام تشریق کے روزے (۵) مکروہ روزے

سے بیز غیب و تمہیب میں حافظ منذری کی روایت کا ایک ٹکڑا ہے۔ مکمل روایت یوں ہے
 اَعْرَضُوا تَعْمُوا - وَصَوْمُوا تَصِحُّوا اَرْسَانُ وَاسْتَعْفُوا يَرْوَا اَيْتَ طَبْرَانِي ابْنِ سِنِي اَوْر
 ابوالنعیم بہ سند حسن لاتے ہیں سے ہر چاند کی تیرہ۔ چودہ۔ اور پندرہ تاریخ کو ایام بیغض کہتے
 ہیں۔ ایام تشریق سے مراد ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ ہے۔ ان دنوں میں
 روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ البتہ اگر تقارن اور تمتع حاجی قربانی زدے سکے تو ان دنوں
 میں روزہ رکھ سکتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "کتاب الحج الوسیطہ"۔

جیسے صرف جمعہ یا ہفتہ کا روزہ۔

روزہ کے ارکان

روزہ کے کئی ارکان ہیں۔ (۱) نیت (۲) امساک۔ یعنی روزہ توڑنے والی اشیاء سے پرہیز (۳) وقت طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک

مفطراتِ صوم

(۱) عمدہ کھانا پینا (۲) عمدہ کرنا (۳) حیض و نفاس اگرچہ غروب آفتاب سے ایک لحظہ پہلے آئے۔ (۴) مادہ غلیظ یعنی منی کا عمدہ اٹکا لانا (۵) ٹیکہ بشرطیکہ غذا کا کام دے (۶) سعوٹ۔ ناک میں دوانی ڈالنا (۷) جماع یعنی عورت سے ہم بستری۔

تنبیہات

- ۱۔ مفطرات دو طرح پر ہیں (۱) جن کی وجہ سے صرف روزہ باطل اور قضاء لازم ہو اور وہ جماع کے علاوہ ہیں (۲) جس کی وجہ سے بطلان اور قضاء کے علاوہ کفارہ بھی لازم ہو۔ وہ صرف جماع عمدہ ہے۔
- ۲۔ اگر کوئی شخص قضاے رمضان یا کفارات کے دوران میں عمدہ جماع کرے یا رمضان ہی میں بصورتِ اکراہ یا تسبیان جماع کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں

لے جیسا کہ مسند بزار بر سند حید موجود ہے ۳ جیسا کہ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ میں بر سند حسن موجود ہے ۳ ٹیکہ کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض مطلقاً منع قرار دیتے ہیں۔ اور بعض کے نزدیک اگر ضرورت پڑ جانے تو ایسا ٹیکہ لگوا یا جاسکتا ہے جو غذا نیت کا کام نہ دے۔ یہی راجح ہے دیکھئے مہتاج المسلم للشیخ جابر الجعفی۔ الرئی دستور المتقی للشیخ عبد السلام بستیویؒ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالک بلا عذر کھانے پینے میں بھی کفارہ کے قائل ہیں۔ شیخ جابر جزائری نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ دیکھئے مہتاج المسلم ۳۱

ہوگا۔

۳۔ سینگی لگوانے کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ مگر راجح یہی ہے کہ کمزور آدمی سینگی لگوانے سے پرہیز کرے۔

۴۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ سورج مغرب ہو گیا ہے اور روزہ چھوڑ دے۔ یا ابھی فجر طلوع نہ ہو وہ کھاتا پیتا رہے۔ مگر بعد ازاں پتہ چلا کہ اس کا گمان غلط تھا۔ تو اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ مگر محققین کا مذہب یہی ہے۔ کہ روزہ صحیح ہے۔ اور اس کی کوئی قضاء کی نہیں۔

مباحات روزہ (وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا)

۱۔ نہانا یا سر پر پانی ڈالنا (۲)، آنکھ میں سرختر یا دوائی ڈالنا (۳) بوسہ بشرطیکہ شہوت نہ بھڑکائے (۴) حجامت (سینگی لگانا یا لگوانا۔ بشرطیکہ طاقتور ہو (۵) فصید جسم کے کسی حصہ سے خون نکلوانا اس کا حکم بھی حجامت کا سا ہے۔ حقیقہ وہ دوائی جسے بیمار کے مُقعد سے فُصلہ نکالنے کے لئے چڑھایا جائے (۶) مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بشرطیکہ دونوں میں مبالغہ نہ کرے۔ (۸) کبھی مچھر و دیگر حشرات الارض اور ذرات کا حلق سے اترنا (۹) خوشبو سونگھنا (۱۰) دھنیانا

۱۱) امام مالک اور شوکانی وغیرہ کی یہی رائے ہے کہ مصنف عبد الرزاق میں حضرت عمرؓ درودِ خلافت میں اس قسم کا واقعہ پیش آیا تو آپ نے نہ خود روزہ کی قضا دی اور نہ ہی کسی کو حکم دیا نیز بخاری شریف میں حضرت اسماء سے عدم قضا مروی ہے ابن حزم۔ ابوداؤد جسی بصری اور ابن تیمیہ وغیرہ کی یہی رائے ہے کہ مسلم و بخاری احمد مالک، ابوداؤد نسائی، ابی نعیم سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ سے مروی ہے کہ دالنے کی بابت کوئی مرفوع حدیث مروی نہیں البتہ ابوداؤد نے حضرت انسؓ کا فعل ذکر کیا ہے ابوداؤد کے احمد و مسلم نے بخاری، نسائی، ابن خزیمہ و ترمذی نے یاد ہے روزہ دار کے لئے کلی ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور اگر غلطی سے پانی پیٹ میں چلا جائے تو امام مالکؒ اور شافعیؒ کے ایک قول کے مطابق روزہ لوٹ جاتا ہے۔ مگر امام احمد اور اوزاعی وغیرہ کے نزدیک

وروغلیات۔ مثلاً گھی اور تیل وغیرہ کا بدن پر ملنا اور اجنبی ہونے کی حالت میں صبح کرنا
 (۱۲) اختلام ہونا (۱۳) خون حیض اور نفاس رک جانے کے باوجود صبح تک غسل نہ
 کرنا (۱۴) طلوع فجر میں شرک کی صورت میں کھاتے پیتے رہنا۔ (۱۵) مسواک
 کرنا (۱۶) مأمومہ۔ وہ زخم جو دماغ تک نہایت کرے۔ (۱۷) جائفہ۔ وہ زخم جو
 پیٹ تک پہنچ جائے
 مأمومہ اور جائفہ دونوں میں شرط ہے کہ ان میں وہ دوائی نہ استعمال کی
 جائے جو غداثیت رکھتی ہو۔

(۱۸) کھانا وغیرہ کا ذائقہ معلوم کرنا۔ بشرطیکہ اسے نگلا نہ جائے۔

شروط روزہ

کھانے پینے جماع کرنے اور دیگر مفطرات سے اجتناب اگرچہ روزہ
 کا رکن ہے۔ اور اس سے نفس روزہ تو حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر روزہ کی صحت
 اور قبولیت کے لئے چند باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔ کیونکہ روزہ
 صرت متہ اور شرم گاہ کا ہی روزہ نہیں۔ بلکہ انسان کے باقی اعضاء جیسے آنکھ
 کان، زبان، ناک اور ہاتھ پاؤں کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص روزہ
 رکھ کر آنکھ سے غیر محرم عورت یا غیر ممنوعہ اشیاء کو دیکھتا ہے۔ کان سے شکر کیہ
 نعتیں، اخلاق سوز گانے اور غیبت وغیرہ سنتا ہے۔ زبان سے شکر کیہ
 نعتیں اور غلط گانے گاتا۔ گالی گلوچ۔ جھوٹ۔ غیبت اور چغلی وغیرہ کرتا ہے

نہ احمد، مسلم، ابوداؤد۔

ناب سے ناجائز چیز کو سونگھنا ہے اور ہاتھ پاؤں سے فعل حرام کرنا ہے تو سمجھ لو اس کا روزہ بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت نہیں پاسکتا۔ بلکہ خدشہ ہے کہ وہ ضائع ہی ہو جائے۔ چنانچہ رسول ہاشمی علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان گرامی ہے۔ مَنْ تَمَّ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (بخاری)

جو شخص روزہ رکھ کر بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو ترک کر دے۔

سحری اور اس کے آداب

طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت سے جو کھانا وغیرہ کھایا جاتا ہے اسے سحری کہتے ہیں۔ یاد رہے سحری کا کھانا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے باعث برکت قرار دیا ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کے درمیان حدِ ناصح ہے سحری کی کم سے کم مقدار پانی کا ایک گھونٹ ہے سحری کا وقت جو از نصف شب سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔ اور وقت مستحب طلوع فجر سے کچھ پہلے ہے۔

تنبیہ۔ اگر کسی وجہ سے کوئی شخص سحری نہ کھا سکے تو کوئی حج نہیں۔

افطار اور اس کے آداب

افطار سے مراد روزے کا چھوڑنا ہے۔ روزہ افطار کرنے کے درج

ذیل آداب ہیں۔

۱۔ بخاری و مسلم ۲۔ بخاری و مسلم ۳۔ مسلم وغیرہ ۴۔ مسند احمد ۵۔ بخاری و مسلم، مسند احمد ۶۔ بخاری و مسلم۔

۱۔ روزہ کی افطاری میں جلدی کرنا افضل ہے، اور تاخیر کرنا بہودو نصاریٰ کا شیوہ ہے۔

۲۔ طاق اور تر کھجور سے افطاری کرنا مستحب ہے۔ اگر یہ میسر نہ آسکے تو پھیر خشک کھجور یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرنا چاہیے۔

۳۔ افطاری کرتے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ
وَعَلَى رِزْقِكَ
أَفْطَرْتُ

اے اللہ! میں نے صرف تیرے لئے
روزہ رکھا اور تیرے ہی دئیے ہوئے رزق
پر اسے چھوڑتا ہوں۔

۴۔ افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَأَبْتَلَتِ العُرْوَةُ
وَتَبَّتِ الأَجْرَانُ شَاءَ اللهُ۔

پیس ختم ہو گئی۔ رگیں تڑپ ہو گئیں اور
اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔

ملاحظہ: ابو داؤد ابن السنی اور ابن ماجہ میں افطاری کی اور دعائیں
بھی مذکور ہیں۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان یا تو رمضان سے لیا گیا ہے۔ رمضان وہ بارش ہے جو موسم
خرابیت سے پہلے ہوتی ہے۔ اور زمین کو عینار سے پاک صاف کر دیتی
ہے۔ اسی طرح رمضان کا بابرکت مہینہ بھی روزہ دار کے بدن اور روح
کو صاف ستھرا بنا دیتا ہے۔ یا رمضان اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ
میں سے ہے جس طرح رحمت باری گناہ گاروں کے گناہ جلا دیتی ہے۔

سے بخاری و مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ احمد ابو داؤد ترمذی۔ حاکم۔ طبرانی سے
ابو داؤد سے ابو داؤد۔ نسائی۔ حاکم۔ دارقطنی وغیرہ۔

اسی طرح یہ رحمتوں والا مہینہ عاصیوں کے گناہوں کو خاکستر بنا دیتا ہے۔

رمضان کی فرضیت کے دلائل

رمضان کے روزے بروز سوموار ۲ شعبان المعظم ۱۱ھ کو امت محمدیہ پر فرض ہوئے۔ اور اس کی فرضیت کے چند ایک دلائل یہ ہیں۔

۱۔ ارشاد باری ہے۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

جو شخص تم میں سے اس مہینہ کو پالے تو اس کے روزے رکھے۔

۲۔ فرمودہ نبوی ہے۔

جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً

اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔

ماہ رمضان کے آغاز کا ثبوت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ لَوْلِيَوْمِهِ رُؤْيَا رَمَضَانَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا تَمَامًا

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ شعبان کے مہینہ کا جس قدر خیال رکھتے تھے اتنا کسی اور مہینہ کا نہ رکھتے۔ پھر آپ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے اگر بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آتا تو تیس دن پورے کرتے پھر روزہ رکھتے۔

ملاحظہ یہ حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ رمضان کے آغاز کا علم دو

میں سے کسی ایک چیز سے ہوتا ہے۔ یا تو چاند دیکھنے سے اور اگر چاند نظر آئے تو تیس

۱۱ تفسیر کبیر للرازی ۱۱ شعب الایمان بہینی ۱۱ ابوداؤد

دن پورے کر لیتے۔

چاند دیکھنے کی شہادت

رمضان کا چاند دیکھنے والے کے لئے شرط ہے کہ وہ مسلمان اور عادل ہو۔ اور اس کے لئے ایک آدمی کی شہادت کافی ہے۔ پمخلات عید کے چاند کے اس میں دو مسلمان عادل شخصوں کی شہادت ضروری ہے۔ اور اگر یہی شرطیں تار یا نیلی فون کے ذریعہ خبر دینے والے میں موجود ہوں تو اس کی شہادت مقبول ہوگی۔
فائدہ: اگر عید کے چاند کی خبر پہلے دن دیر سے ملے تو لوگوں کو چاہیے کہ روزہ افطار کر دیں۔ اور دوسرے دن باقاعدہ نماز عید ادا کریں۔

رویت ہلال میں مطلع کا اعتبار

بعض علماء کے نزدیک چاند دیکھنے میں مطلع کا کوئی اعتبار نہیں لہذا اگر دنیا میں کسی ایک ملک میں چاند نظر آجائے تو دوسرے ملک میں اس رویت کا اعتبار ہوگا۔ خواہ دونوں کا مطلع ایک ہو یا نہ مگر جمہور کے نزدیک اگر دونوں ملک قریب ہوں تو اعتبار ہوگا۔ بعید ہوں تو نہیں۔ ان کے نزدیک قریب سے مراد وہ ممالک ہیں جن کا مطلع ایک ہو اور بعید سے مراد وہ ممالک ہیں جن کا مطلع مختلف ہو۔

لے جیسا کہ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ابن عباسؓ اور ابو داؤد اور دارمی میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ مشکوٰۃ، رسالہ ریڈیو اور رویت ہلال برائے محدث روپڑیؒ کے ابو داؤد، نسائی کے امام احمد ایک قول میں امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے بعض اصحاب اور بعض شوافع یہی کہتے ہیں (انصاف)۔ جیسے محققین حنیفہ۔ مالکہ اور اکثر شافعیہ کا یہی قول ہے ابن عبد البرؒ نوویؒ ابن ارشدؒ ابن جزئی قرطبیؒ۔ ابن العربيؒ۔ زلیعیؒ۔ ابن عابدینؒ۔ علامہ مبارکپوریؒ۔ مولانا شمس الحق صاحب العونؒ مولانا رحمانی صاحب المرعاۃ رملی اور عبد اللہ بن حمید کا یہی قول ہے۔ محدث روپڑیؒ نے بعید سے مراد اختلاف ممالک لیا ہے مگر صحیح قول جمہور کا ہے۔ کیونکہ رویت ہلال کا تعلق ممالک سے نہیں بلکہ مطالع سے ہے۔ فسد بکر۔

چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ اهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ
وَالْإِيْبَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ رَجِيْ
رَبِّكَ اللَّهُ -

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و
ایمان اور سلامتی و اسلام سے طلوع
فرما۔ اے چاند! میرا اور تمہارا پروردگار
اللہ ہے۔

ملاحظہ: کتب حدیث میں چاند دیکھنے کی اور دعائیں بھی موجود ہیں
اختصار کے پیش نظر ایک پری اقتفاء کرتے ہیں۔

یوم شک کا روزہ

عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ
مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي
يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى
أَبَا الْقَاسِمِ

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں
جس نے اس دن کا روزہ رکھا جس
میں شک ہو تو اس نے ابوالقاسم
یعنی رسول اللہ کی نافرمانی کی۔

ملحوظہ: یوم شک سے مراد وہ دن ہے جس سے پہلے نہ رمضان کا
چاند نظر آئے اور نہ ہی شعبان کے تیس دن پورے ہوں۔

متعظیمی روزہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ
رَمَضَانَ يَصُومُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا
أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے
کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو
دن پہلے ہرگز نہ روزہ رکھے مگر وہ
شخص جو پہلے سے رکھنے کا عادی ہو

سے گوئی ہے ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن السنی۔ طبرانی۔

قَلِيصَمَ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ - تو وہ اس دن کا رکھ لے۔
 تَبْيِيهٍ - بعض لوگ رمضان سے پہلے سلامی کا روزہ رکھتے ہیں۔

نصف شعبان کے بعد روزہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا -
 حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شعبان کا نصف ہو جائے تو روزہ نہ رکھو۔

ماہ رمضان کے فضائل

کتب حدیث میں رمضان کے فضائل کے متعلق ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر اختصار کے پیش خیال ہم چند ایک روایات زیر قلم لاتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ماہ رمضان کی شب اول ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکشوں جتنوں کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے تمام دروازے بند اور جنت کے تمام در کھول دیئے جاتے ہیں۔ ہر رات منادی کہنے والا یہ صدا لگاتا ہے۔

اے نیکی کے طلبکار! نیکی میں پیش قدمی کر۔ اے برائی کے جو یا اب تو برائی سے باز آ جا اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار انسانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرنا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جنت کو رمضان کی خاطر گیارہ ماہ تک سمجایا جاتا ہے۔ جب رمضان کے پہلے دن کا آغاز ہوتا ہے تو عرش بریں کے تلے شجر ہائے جنت کے پتوں کے ہلنے کی وجہ سے جنتی حوروں پر

۱۔ بخاری و مسلم ۵۱۱۰۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی سے مگر وہ شخص جو پہلے سے رکھنے کا عادی ہو وہ جیسے باطنیہ فرقہ۔

ایک ہوا چلتی ہے۔ جس سے متاثر ہو کہ سویریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے پروردگار اپنے بندوں میں سے ہیں ایسے خادد نصیب فرما جن سے ہماری اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں

رمضان کے روزہ کے فضائل

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور حسن نیت رکھنے ہوئے رمضان کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آیا۔ نماز کو نفاذ کیا اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمادے خواہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہے۔

رمضان کے روزہ کے ترک پر وعید

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اسلام کی رسیاں اور دین کے قواعد تین چیزیں ہیں۔ انہی پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے جو شخص ان

① عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ حَبَسَ فِي أَرْضِهِ السِّبْءِ وَوَلَدَ فِيهَا -

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَى الْإِسْلَامَ دَقَّوْا عِدَّةَ الدِّينِ ثَلَاثَةً عَلَيْهِنَّ

لہ شعب الایمان سے بخاری و مسلم صحیح بخاری۔

میں سے ایک بھی چھوڑ دے تو وہ
کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ اور
وہ یہ ہیں (۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی۔
(۲) فرضی نماز (۳) رمضان کے روزے

أُتِيَ الْإِسْلَامُ مِنْ تَرَكٍ
وَإِحْدَاةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ
حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ الْكَلْبُوتِيَّةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

رمضان میں افطاری کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس مہینہ
میں روزہ دار کی افطاری کرائے تو یہ
افطاری اس گناہوں کی مغفرت اور
آگ سے نجات کا باعث ہوگی۔ اور
اسے کمی کئے بغیر آٹھ اجرو دیا جائیگا۔
آپ نے فرمایا جس نے روزہ دار
کو خوب سیر ہو کر کھلایا۔ تو اللہ تعالیٰ
اسے میرے حوض سے ایسا گھونٹ
پلائے گا۔ جس سے دغول جنت تک
پیس محسوس نہ کرے گا۔

① قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِطَّرْتَهُ صَائِمًا
كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِشْقٌ زَادًا
مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ
مِنْ غَيْرَانِ يُنْتَقَصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ
② قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشْبَعَهُ صَائِمًا
سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِبَةً
لَا يُظْلَمُ حَتَّى يَدْخُلَ
الْجَنَّةَ

رمضان میں اجر و ثواب کا اضافہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے
رمضان کے مہینہ میں ایک نیکی کی تو اسے
دوسرے مہینوں میں ایک فرض کے برابر
ثواب ملے گا۔ اور جس نے ایک فرض
ادا کیا تو اسے دوسرے مہینوں میں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِمُحْصَلَةٍ
مِنَ الْخَيْرِ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً
فِي سَوَاءٍ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً
فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى

عبدالرحمن اور ولہمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح سند کے ساتھ لائے ہیں۔ شعب الایمان۔

سَبْعِينَ قَرِيضَةً فِيمَا سِوَاكَ ۗ ستر فرض کے برابر اجر ملے گا۔

رمضان میں ماتحتوں پر نرمی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَحَقَّ عَنْ مَمْلُوكِهِ فَبِهِ عَقَرَهُ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ الشَّارِ ۗ

آپ نے فرمایا جس نے اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کر دی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش کر اسے جہنم سے نجات دے گا۔

ملاحظہ یہ اس حدیث میں ان تمام حضرات کے لئے مغفرت و نجات کی بشارت ہے جو رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنے غلام، نوکر یا دیگر ماتحت عمل سے نرمی اختیار کرتے ہیں۔

وجوب روزہ کی شروط اور معذورین کا حکم

رمضان کے روزے ہر مسلمان مائل بالغ تندرست اور مقیم پر واجب ہے لہذا کافر، دیوانے، بچے، مریض، مسافر، حیض و نفاس، حمل یا دودھ پلانے والی عورت پر فرض نہ ہوگا۔

کافر و مجنون کا حکم

کافر اور مجنون پر اس لئے واجب نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تین شخصوں سے قلم کو اٹھا لیا گیا ہے۔ دیوانہ جب تک شفا یاب نہ ہو۔ سونے والا جب تک بیدار نہ ہو اور بچہ جب تک بالغ نہ ہو۔

بچے کا حکم

بچے پر اگرچہ روزہ واجب نہیں تاہم ولی یعنی باپ یا سرپرست کو چاہیے کہ اسے روزہ کا حکم دے تاکہ بچپن ہی سے عادت پڑ جائے۔ چنانچہ حضرت رُبِيع

لہ شعب الایمانؓ سے شعب الایمانؓ کے احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی کے بخاری و مسلم

بیت مُعوذ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ میں ہم چھوٹے بچوں کو روزہ رکھواتی تھیں۔ جب ہم مسجد میں جاتیں تو ان کے لئے روٹی کے کھلونے بنا لیتیں اور جو نہی وہ رونے لگتے تو انہیں کھلونے تھما دیتیں۔

ملاحظہ! صحابیات رضاعا اپنے ننھے بچوں کو روزہ رکھوانا ان کے شوق عبادت کی واضح دلیل ہے۔ بہر حال اگر بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھے تو اسے رکھوانا بہتر ہے۔ اور اگر بہت چھوٹا ہوا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں مروی ہے تو اسے نہ بھی رکھوایا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

بہت بوڑھے مرد یا عورت کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بوڑھے شخص کو یہ رخصت دی گئی ہے کہ وہ روزہ کے بدلے ہر روز کسی مسکین کو کھانا کھلائے۔ اور اس پر کوئی قصداً نہیں۔

مریض کا حکم

مریض اگر بلا مشقت شدید روزہ رکھ سکتا ہے تو رکھے بہتیں تو نہ رکھے۔ پھر اگر شفاء ہو جائے تو قضا دے اور شفا کی امید نہ ہو تو بردن کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلا دے۔

مسافر کا حکم

اگر مسافر ایسے سفر پر جا رہا ہو جس میں مشقت کی تکلیف کا گمان ہو تو پھر

اے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رخصت بصیغہ مجہول مروی ہے آپ نے یہ رخصت یا تو رسول اللہ سے یا قرآن مجید کی آیت وَالَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ سے سمجھی ہوگی احتمال ثانی اقرب الی الصواب ہے (سبل السلام) اے امام دارقطنی اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے (بلوغ المرام) اے سبل السلام میں کھانے کی مقدار نصف صاع ازگندم مذکور ہے۔

مگر علامہ شرنکافی کا دعویٰ ہے کہ کھانے کی تقدیر کے بارہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں البتہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ایک حدیث اور مجاہد نصف صاع ازگندم سے ذکر کرتے ہیں (فتح الباری) اے جیسے

روزہ نہ رکھتا مہتر ہے۔ اور اگر سفر میں مشقت کا احتمال نہیں تو پھر روزہ رکھنا بہتر ہے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں صحابہ رض کا یہی طریقہ عمل ذکر فرماتے ہیں۔ مسافر اگر روزہ چھوڑے تو بعد میں قضاء کا حکم

حاملہ مريضہ حائضہ اور نفسا کا حکم
عمل یا دودھ پلانے والی عورت اگر یہ خطرہ محسوس کرے کہ روزہ رکھنے سے خود اسے یا اس کے بچہ کو نقصان ہوگا تو نہ رکھے۔ اور ہر روزہ کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلا دے۔ اور اس پر نضاء نہیں البتہ حیض یا نفاس والی عورت اپنے روزہ کی طرف نضاء لگے۔

تنبیہ

بعض علماء نے ہمیشہ اعمال شاقہ یعنی زیادہ محنت و مشقت کے کام کرنے والے لوگوں پر روزہ فرض نہیں ٹھہرایا۔ اور ان کی دلیل **وَالَّذِينَ يُطِيقُونَ فَدَايَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ** کی آیت ہے۔ مگر صحیح بات یہ ہے کہ اس آیت میں انتہائی بوڑھے مرد یا عورت کے روزہ کا حکم بیان کیا ہے۔ اور زیادہ محنت و مشقت کرنے والے اس میں داخل نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد رسالت میں بھی ایسے ہزاروں اشخاص موجود تھے جو موجودہ مشینی دور کی نسبت کہیں زیادہ محنت مزدوری کر کے اپنی روزی کماتے تھے۔ مگر جب نفس انسانی بیمار اور ابلیس لعین کا شکار ہو جاتے تو پھر آسان ترین بھی مشکل سے

اسے مسلم شریف رحمۃ اللہ علیہ شہ سو کافی لکھتے ہیں کہ اگر آرام و سفر میں روزہ رکھنے سے ریاکاری کا خطرہ ہو تو نہ رکھے رحمۃ اللہ علیہ ابو داؤد۔ مسند بزار۔ داؤد ظنی رحمۃ اللہ علیہ مگر جن بصری۔ ابراہیم نخعی۔ ابو جعفر دزازی۔ زہری شافعی (ایک قول میں) اور متأخرین علمائے اہلحدیث میں سے علامہ مبارکپوری اور مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ صرف نضاء کے قائل ہیں رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہ مفتی محمد عبد اللہ اور سید سابق وغیرہ کا خیال ہے فقہ السنہ رحمۃ اللہ علیہ لوگ جو روزہ بشکل رکھ سکیں ان پر ہر دن کے بدلے، ایک مسکین کا کھانا واجب ہے رحمۃ اللہ علیہ بشرطیکہ آیت مذکورہ کو تسوخ نہ مانا جائے۔

مشکل تر نظر آتی ہے۔

وظائف رمضان

رسول ہاشمی علیہ الصلاۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو اس میں چار طرح کے وظائف کا التزام کرنا چاہیے۔

① لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بکثرت پڑھنا۔

② گناہوں کی معافی مانگنا۔

③ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنا

④ دوزخ سے پناہ مانگنا۔

تنبیہ

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص بلا عذر شرعی رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے اگر وہ زندگی بھر اس کی قضاء دیتا رہے تو نہ ہوگی۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ کے مومنین کے نزدیک جو شخص بلا وجہ روزے سے چھوڑ دے تو وہ زانی اور شرابی سے بھی بدتر ہے۔ بلکہ وہ اس کے مسلمان ہونے میں شک اور اس کے بے دین ہونے کا گمان کرتے ہیں۔

قیام اللیل کا لغوی و شرعی معنی

قیام اللیل کا لغوی معنی رات کے وقت کھڑا ہونا اور شرعی معنی نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک نفل نماز کا ادا کرنا ہے۔

تنبیہ

یاد رہے قیام اللیل کی کتاب و سنت اور کتب فقہ میں جن مختلف ناموں

لے ترخیص و تہذیب ۲۷ فتاویٰ

سے تعبیر کی جاتی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) تراویح جو کہ رمضان میں نماز تہجد کا دوسرا نام ہے۔

(۲) تہجد جو رمضان یا غیر رمضان میں بوقت شب ساٹھ تا گیارہ یا تیرا رکعت پڑھی جاتی ہے۔

(۳) وتر۔ نماز وتر کا اطلاق کبھی قیام اللیل کے علاوہ اس نماز پر بھی ہوتا ہے جو ایک یا تین یا پانچ رکعتوں کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔

قیام اللیل کی مشروعیت و فضیلت

رمضان میں قیام اللیل یعنی رات کا قیام مستحب ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے دن کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل ٹھہرا دیا ہے۔ اور اس کی فضیلت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم لیں بیان فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کی راتوں کا قیام کرے تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

قیام باجماعت کا حکم

رمضان کی راتوں میں قیام باجماعت سنت اور فرداً فرداً قیام سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حیات مبارکہ میں رمضان کی تیسویں، پچیسویں اور ستائیسویں رات باجماعت قیام فرمایا۔ اور اسے صرف اس لئے چھوڑا کہ فرض نہ ہو جائے۔ اور حیبہؓ پوجہ و فاقات نزول وحی کی بندش کی وجہ سے فرضیت کا خطرہ ٹل گیا۔ تو پھر قیام باجماعت کا دوبارہ اجبا و اجراء عین مستحب رسولؐ تھا۔

۱۔ شب الایمانؑ بخاری و مسلمؑ میں ہے کہ عیساؑ کے اصحاب سنن وغیرہ حضرت ابو ذرؓ سے ۲۔ صحیح مرفوعاً لائے ہیں کہ عیساؑ کے صحیحہ وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے اپنے دور عدالت میں باجماعت قیام کو دوبارہ اجبا و اجراء فرمایا۔

عورتوں کیلئے قیام باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ کی طویل روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۲۴ ویں شب عورتوں کا قیام بھی ثابت ہے۔ بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ عورتوں کے لئے کوئی الگ امام بھی مقرر کر دیا جائے۔ جیسا کہ حضرت عمر فاروق نے صرف عورتوں کے لئے سلیمان بن ابی حمزہ اور حضرت علیؓ نے عرفجہ ثقفی کو مقرر فرمایا تھا۔

ملاحظہ :- عورتوں کے لئے جدا امام کا تقریب ہو سکتا ہے جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور نہ ہی دونوں اماموں کی آواز باہم ٹکراتی ہو۔

رکعات قیام کی مسنون تعداد

رمضان میں قیام اللیل یعنی نماز تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد گیارہ تک ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔

مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُنِي فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ قیام نہ فرماتے۔

قیام کے آداب

① نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رمضان اور غیر رمضان میں قیام کی قرأت کے بارہ میں کوئی ایسی مقررہ حد ثابت نہیں کہ جس سے کمی و بیشی نہ ہو سکتی ہو۔ بلکہ آپؐ کبھی لمبا قیام فرماتے اور کبھی چھوٹا۔

② اگر کوئی شخص امام ہو تو اسے نماز میں تخفیف کرنی چاہیے۔ کیلئے کی صورت میں حسب منشا قرأت لمبی کر سکتا ہے۔

اسے بہت سی متفقین ہیں۔

- ۳) اگر مقتدی امام کی قرائت میں تطویل کو پسند کریں تو جائز ہے۔
- ۴) کوئی شخص خواہ امام ہو یا مقتدی اپنی نفل نماز اتنی لمبی نہ کرے کہ صبح کی نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ یا پھر دن کی خیر و برکات سے محرومی لازم آئے۔
- البتہ کبھی کبھی پوری رات کا قیام بھی جائز ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی۔
- ۵) قیام اللیل کو لمبا اور اچھے طریقہ سے ادا کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کے حسن و طول کو بیان فرماتی ہیں۔
- ۶) نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک قیام کا وقت ہے۔
- ۷) رات کے آخری حصہ میں قیام افضل ہے۔

صلوٰۃ وتر

آپ گذشتہ صفحات میں یہ معلوم کر چکے ہیں کہ صلوٰۃ وتر کا اطلاق کبھی پوری نماز تہجد پر جو کہ سائت تا گیارہ، یا تیرہ رکعت ہیں۔ اور کبھی ایک یا تین یا پانچ رکعت پر ہوتا ہے۔ اور یہاں یہی مراد ہے۔

نماز وتر کا حکم اور عدد رکعات

حضرت ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وتر ہر مسلمان پر لازم ہے پس جو شخص پانچ رکعت پڑھنا پسند کرے پانچ پڑھ لے جو تین تو تین اور جو ایک تو ایک پڑھ سکے۔

جہور علمائے امت کے نزدیک نماز وتر سنت موکدہ ہے۔

مفتی محمد امجد علیؒ نے احمد وغیرہ سے مسلم وغیرہ کے ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

تین یا پانچ وتر پڑھنے کا طریقہ

تین یا پانچ وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔

۱ ایک تشهد اور سلام سے ادا کرنا۔

۲ ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا۔ اور پھر آخری رکعت کو الگ پڑھنا اور یہ افضل ہے۔

مگر تین رکعت وتر اکٹھے ادا کرتے وقت یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر تشهد نہ بیٹھے ورنہ نماز مغرب سے مشابہت لازم آئے گی اور یہ شرعاً ممنوع ہے۔

آداب وتر

قرأت :- (۱) اگر ایک یا پانچ رکعت وتر ادا کرنا ہو تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مخصوص قرأت اور اس کی مقررہ حد ثابت نہیں البتہ اگر تین رکعت ادا کرنے ہوں تو اس میں علی الاغلب آپ کی سنت مطہرہ یہ تھی کہ پہلی رکعت میں سَبَّحَ السُّبُّوحَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔

(۲) اس کے علاوہ کبھی کبھی آپ تیسری رکعت میں معوذتین بھی ملا لیتے۔ ملاحظہ :- اکثر علماء تیسری رکعت میں صرف قُلْ هُوَ أَحَدٌ پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ ابن عباسؓ اور ابی بن کعب کی روایت میں جو کہ زیادہ صحیح ہے۔ معوذتین سزا ذکر نہیں۔

(۳) نیز آپ سے ایک دفعہ تیسری رکعت میں سورۃ نساء کی سو آیات پڑھنا بھی ثابت ہے۔

لے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ لے ترمذی، ابو داؤد سے نسائی، احمد۔

قنوت کا شرعی معنی بر لفظ قنوت گو متعدد معانی کے لئے مستعمل ہے۔
مگر یہاں نماز میں قیام کے کسی مخصوص مقام پر دعا کرنا مراد ہے۔ (فتح الباری)

قنوت کی اقسام

قنوت دو قسم پر ہے، ۱، قنوت نازلہ۔ کسی مصیبت جنگ یا حادثہ کے وقت دشمن کے خلاف یا مسلمانوں کے حق میں نچوڑتہ نماز یا کسی ایک نماز میں رکوع سے پہلے یا بعد دعا مانگنا ہے۔

تنبیہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت نازلہ کے مقام و محل کے بارہ میں تین طرح کی روایات ثابت ہیں۔ ۱، قبل رکوع ۲، بعد رکوع ۳، قبل رکوع و بعد رکوع
علمائے محققین کے نزدیک گورکوع سے قبل اور بعد ہر دو طرح جائز ہے مگر بعد از رکوع اولیٰ اور اتوی ہے۔

قنوت نازلہ کا طریقہ

رکوع کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھ کر باؤ ازیں بند دعائے قنوت پڑھے۔ دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائے اور مقتدی صرف آمین کہیں دعائے فراغت کے بعد اَللّٰهُمَّ اَلْبُرُكِيہ میں چلا جائے۔

نیز یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت نازلہ پر دوام نہیں فرمایا۔

دعائے قنوت نازلہ

اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الدِّينِ لِيُصَدِّقُوا عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْفُرُوا
رُسُلَكَ وَلَا يُؤْمِنُوا بِوَعْدِكَ وَخَالَفَتْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَالَّتِي
فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَالَّتِي عَلَيْهِمْ رَجْرَجَكَ وَعَدَا بَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

دعا مذکورہ کے بعد

۱، درود شریف پڑھ لے (۲) مسلمان کے لئے دعائے خیر کرے (۳) مومنوں کے لئے دعائے مغفرت کرے (۴) اور درج ذیل دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ أَيُّكَ تَعْبُدُ وَذَلِكَ نُصَبِي وَتُسَجِّدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَتُحْفَدُ وَتُجْوَرُ حَتَّىٰ رَيْنَا وَنَخَّافُ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحَقٌ

(۵) پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے۔ (صبح ابن خزیمہ)

ملاحظہ :- قنوت نازلہ میں دونوں ہاتھوں کا دعا کے لئے اٹھانا مشروع ہے

جیسا احمد اور اسحق کا مذہب ہے مگر ہاتھوں کا چہرے سے لگانا سنت نہیں۔ قنوت وقتو :- صرف نماز وتر میں رکوع سے قبل یا بعد دعا کرنا۔

محل قنوت

ترووں میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے یا پچھے ہر دو طریق پر جائز ہے۔ مگر

علماء کے مابین اختیار اور اولویت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض علماء رکوع سے قبل قنوت کو مختار اور افضل جانتے ہیں اور بعض دیگر عقیدتیں رکوع کے بعد قنوت کی اولویت کے قائل ہیں۔

قنوت وتر کی دعا

ترمذی اور ابوداؤد وغیرہ میں حضرت حسن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں ترووں کی قنوت میں پڑھتا ہوں اور وہ یہ ہیں :-

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَايِنِّي فِيمَنْ عَايَنْتَ وَ

جیسا کہ امام شافعی - احمد - اسحق - بیہقی - مروزی - عراقی - شوکانی - علامہ عبدالرحمن مبارکپوری صاحب تحفہ الاحوذی اور مولانا شمس الحق صاحب عون المعبود و دیگر علماء کا خیال ہے نیز معلقاً

اردبک کا بھی اسی پر عمل ہے۔

لَرَبِّيَ فِيمَنْ تَوَلَّيْتُ وَبَارِكُ لِي فِيهَا أُعْطِيتَ وَقِي شَرِّ مَا تَقْصِيتَ
فَأَنْتَ تَقْصِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ دَأَبَتْ وَلَا يَعْزُّ
مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ لَا مَتَجَمِّعُكَ إِلَّا إِلَيْكَ وَصَلَّى

اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ

قنوت وتر سے متعلق مختلف مسائل

- ۱ قنوت وتر واجب نہیں یہی مذہب جمہور کا ہے۔
- ۲ قنوت کبھی پڑھنا اور کبھی نہ پڑھنا سنت ہے۔
- ۳ قنوت وتر کو رمضان کے نصف ثانی میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
- ۴ قنوت وتر کے ساتھ قنوت نازلہ ملائی جاسکتی ہے۔
- ۵ قنوت وتر کی دعا کا بعض روایات میں صبح کی نماز میں بھی پڑھنا ثابت ہے۔
- ۶ قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانے کے بارہ ہیں اگرچہ کوئی صحیح روایت موجود نہیں البتہ
حضرت عمرؓ ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ ابن عباسؓ ابوالیوبؓ ابوخیثمہؓ احمدؓ اسحقؓ
ابن ابی شیبہ اور بہیقی کے نزدیک جائز ہے۔ مگر ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا
ثابت نہیں۔

نماز وتر کے آخر میں دعا

سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد دعائے ذیل کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعْرِفَتِكَ مِنْ عِقَابِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ
عَلَى نَفْسِكَ

فراغت وتر کے بعد کے کلمات

۳ بار۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہے اور آخری بار ادا از بلند پڑھے۔

- ① وتروں کے بعد دو رکعت کا پڑھنا بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دو رکعت خود پڑھی۔
- ② پہلی رکعت میں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے۔

رفع تعارض :- اگر کوئی کہے کہ نماز وتر کے بعد دو رکعت کا پڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے معارض ہے اَجْعَلُوا الْاِخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا۔ وترات کی نماز (نماز عشاء) کے آخر میں پڑھو۔ تو اس کا جواب دو طرح پر دیا گیا ہے۔

- ① یہ دو رکعت سنت کے قائم مقام ہیں۔ اور وتر کا تکملہ ہیں جیسا کہ نماز مغرب کے بعد دو سنت بطور تکملہ پڑھی جاتی ہے۔
- ② دو رکعت کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔

رمضان کے متفرق مسائل

- ① رمضان میں عمداً جماع کا کفارہ تین چیزوں میں سے ایک ہے۔

۱، عتق رقبتہ (گردن کا آزاد کرنا)، ۲، دو ماہ کے متوازی روزے (۳) سہ ماہ مسکینوں کا کھانا۔

سے مسلم۔ احمد۔ بیہقی۔ ابن خزیمہ۔ دارمی سے احمد و بیہقی۔ دارقطنی۔

سے جیسا کہ ابن تیم کا خیال ہے دزاوالمعاد، لگے یہ قول شوکانی کا ہے (نیل الاوطار) ہے متفرق علیہ

- ۲) جمہور علماء کے نزدیک کفارہ مذکورہ میں ترتیب واجب ہے۔ لہذا اگر گردن آزاد نہ کر سکے تو پھر روزے رکھے اور بصورتِ عجز۔ ساتھ مساکین کو کھانا دے۔
- ۳) جمہور کے نزدیک رقبہ سے مراد رقبہ مومنہ ہے۔
- ۴) جمہور کے نزدیک ساتھ مساکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ گویا کہ ساتھ کا عدد معتبر ہے اور یہی صحیح ہے۔
- ۵) جمہور کے نزدیک ہر مسکین کے کھانے کی مقدار ایک مد ہے۔
- ۶) جمہور کے نزدیک صرف جماع عمدہ کی صورت میں کفارہ واجب ہے۔
- ۷) جمہور کے نزدیک کفارہ عورت پر بھی واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ روزہ کی حالت میں مجامعت پر رضامند ہو۔
- ۸) جمہور کے نزدیک صرف جماع کی صورت میں کفارہ مذکور لازم ہوگا۔
- ۹) جمہور کے نزدیک کفارہ ہر صورت واجب ہے۔
- ۱۰) اگر کوئی شخص رمضان میں عمدہ آجماع کرے اور اس کا کفارہ نہ دے پھر دوسرے دن دوبارہ عمدہ آجماع کرے تو جمہور کے نزدیک دو کفارے لازم ہوں گے۔
- ۱۱) اگر کوئی شخص عمدہ آجماع کرے اور کفارہ دے دے پھر دوسرے دن دوبارہ عمدہ آجماع کرے تو بالاتفاق ایک کفارہ لازم آئے گا۔
- ۱۲) اگر کوئی شخص ایک دن میں دو دفعہ جماع کرے اور پہلے جماع کا کفارہ دے دے تو جمہور کے نزدیک دوسرے کا کفارہ نہیں ہوگا۔
- ۱۳) جماع عمدہ میں کفارہ کے ساتھ قصدا بھی لازم ہے۔

۱۴) مد کی مقدار تقریباً گیارہ چھٹانک ہے (سبل السلام)

- ۱۳) جو شخص رمضان کا ایک روزہ عمداً چھوڑ دے عمر بھر روزہ رکھنے سے اس کی قضاء نہ ہوگی۔
- ۱۴) جمہور علمائے سلف و خلف اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تاخیر رمضان شعبان سے مؤخر نہیں ہو سکتی۔
- اگر شعبان کے گزرتے سے پہلے فوت ہو جائے اور اس کی قضاء پرفاوار تھا تو بالاتفاق اس کے ترک سے ہر دن ایک مکھانا دیا جائے گا۔
- ۱۵) اگر کوئی شخص رمضان کے روزے عذر کی وجہ سے چھوڑے پھر عاجز ہو گیا۔ اور کوئی روزہ نہ رکھ سکا اور مر گیا تو اس پر کوئی روزہ نہیں اور نہ قضاء ہوگی اور نہ ہی طعام۔
- ۱۶) جو شخص رمضان کی قضاء دینا چاہے تو علی الترتیب پے در پے رکھتا مندا ہے۔ اور متفرق رکھنا جمہور کے نزدیک جائز ہے۔
- ۱۷) اگر کوئی شخص رمضان مؤخر کرے حتیٰ کہ دوسرا رمضان داخل ہو جائے اور اسے طاقت بھی ہو تو وہ دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے بدلے کھانا کھلائے اور بعد میں روزے رکھے یہی مذہب جمہور کا ہے۔
- ۱۸) اگر کسی شخص پر رمضان کے فرضی روزے ہوں اور وہ کوئی نفل روزہ رکھنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے فرضی روزے رکھے۔
- ۱۹) جو شخص مر گیا اور اس کے ذمہ روزہ تھا۔ تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔

۱۰) البوداؤد ۲۰۰ البوداؤد ۲۰۰ عون المعبود ۱۰۰ فتح الباری ۱۰۰ فتح الباری ۱۰۰ متفق علیہ۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

لیلۃ القدر کی فضیلت و برکت کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے طلبِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے۔ اس کے سابقہ اور آئندہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

لیلۃ القدر کا تعین

لیلۃ القدر (شب قدر) کے تعین کے بارہ میں علماء سے متعدد اقوال منقول ہیں۔ چنانچہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں پندرہ ایسے اقوال ذکر کئے ہیں اور ان میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ مگر بعض اہل علم نے روایات کی کثرت کی بنا پر ستائیسویں رات کا تعین کیا ہے۔

لیلۃ القدر کی علامات

- ① رات کے وقت آسمان کا بے ابر آلود، روشن اور صاف ہونا گویا کہ چاند کی چاندنی ہے۔
- ② قضا کا پرسکون ہونا۔
- ③ موسم کا معتدل ہونا۔
- ④ رات کے وقت فرشتوں کا زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ کثرت سے ہونا۔
- ⑤ صبح کے وقت سورج کا بغیر شعاع طلوع ہونا۔
- ⑥ سورج کا طشت کی طرح ہونا۔
- ⑦ شیطان کا طلوع کے وقت سورج سے دور ہونا۔
- ⑧ رات کو ستارے کا زلزلہ ٹٹا وغیرہ وغیرہ۔

۱۔ احمد۔ بخاری و مسلم ۲۔ بخاری و مسلم ۳۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی لکھ احمد۔

دعائے لیلۃ القدر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو اس میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا یہ پڑھو۔

اے اللہ تو معاف کر تے والا اور
معا فی کو پسند فرمانے والا ہے پس مجھے
بھی معاف فرما دے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَفُوٌّ
تُحِبُّ الْعُفْوَاعَ
عَفَى

اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی

اعتکاف لغت میں بند رہنے کا نام ہے اور شرعاً مسجد میں مخصوص طریقہ سے بیٹھنے کا نام ہے۔

اعتکاف کی مشروعیت

اعتکاف سنت نبویؐ آپ رمضان اور غیر رمضان میں اعتکاف بیٹھتے غیر رمضان کی نسبت رمضان میں اور پہلے دو عشرہ کی نسبت آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا افضل ہے۔

اعتکاف کی فضیلت

اگر کوئی شخص صرف اللہ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن اعتکاف بیٹھ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان تین ایسی خنقیں بنا دیتے ہیں جن میں ہر ایک کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اعتکاف کی شرائط و احکام

① اعتکاف کے لئے مسجد شرط ہے۔ بعض علما نے جامع مسجد کی شرط لگائی ہے۔

۱۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ طبرانی۔

② اعتکاف باروزہ مشروع ہے شرط نہیں۔

③ اعتکاف ایک دن یا رات بھی ہو سکتا ہے بلکہ اس سے کم بھی۔

مَحْرَمَاتِ اِعْتِكَافِ

① جماع..... حسن بصری اور زہری نے اس پر کفارہ بھی مقرر کیا ہے۔

② عبادت نہ کرے۔

③ عورت سے یوس دکھار اور معانقہ وغیرہ سے پرہیز کرے۔ کیونکہ آنحضرت

سے عورتوں سے اعتکاف کے دوران یہ ثابت نہیں ہے۔

④ سوائے ضرورت انسانی کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

⑤ جنازہ میں شرکت نہ کرے۔

⑥ عورت خاندان کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ بھیجے۔

مُبَاحَاتِ اِعْتِكَافِ

① نہانا۔ خوشبو یا تیل وغیرہ لگانا ہے۔

② سر کا موٹھنا۔ ناخن وغیرہ کاٹنا۔

③ مسجد میں وضو کرنا ہے۔

④ خیمہ لگانا ہے۔

⑤ لیٹر یا چارپائی بچھانا ہے۔

ابو بخاری۔ عبد الرزاق سے چنانچہ مجاہد سے دو دینار منقول ہیں ۳ اگر بایں سبب الزال

ہو جائے تو بعض علماء کے نزدیک اعتکاف ختم ہو جاتا ہے لگے زاد المعاد ہے ضرورت

انسانی سے مراد پیشاب۔ پاخانہ ہیں۔ بعض نے خود نوشت کو بھی شامل کیا ہے۔ نسدقے حجات

رینگی لگوانا وغیرہ کو بھی حاجت انسانی میں شمار کیا گیا ہے (الفتح سبیل السلام) سے ابوداؤد۔

سے ابوداؤد سے بخاری سے بیہقی سے متفق علیہ ابن ماجہ بیہقی۔

- ۶) عورت کا خاوند کی نیابت اور خاوند کا مسجد کے دروازے تک الوداع کرنا۔
- ۷) عورت کا خاوند کے بالوں کی لنگھی کرنا۔
- ۸) معتکف ضروری بات کر سکتا ہے۔
- ۹) معتکف کے لئے مخصوص جگہ کا انتخاب جائز ہے بشرطیکہ نمازیوں کو وقت نہ ہو۔
- ۱۰) مستحاضہ عورت اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔
- ۱۱) عورت اکیلی یا خاوند کے ساتھ مل کر اعتکاف بیٹھنے کی مجاز ہے۔

تنبیہ: عورت کے گھر میں اعتکاف بیٹھنے کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ وغیرہ کے نزدیک عورت صرف گھر میں اعتکاف بیٹھے گی۔ امام مالکؒ کے نزدیک گھر میں بیٹھنا پسندیدہ نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد یا گھر جہاں چاہے بیٹھ جائے۔ بعض علمائے اہل حدیث کا یہی مسلک ہے۔ مگر بعض اہل علم کے نزدیک عورت کا اعتکاف صرف مسجد میں درست ہے۔

جائے اعتکاف میں داخلہ

رمضان کے آخری نو یا دس دن کے لئے اعتکاف بیٹھنا بہت تو اکیسویں تاریخ فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے اور شوال کا چاند نظر آنے تک بحالت اعتکاف رہے۔

شوال کے چھ روزے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جو شخص رمضان کے پورے روزے رکھ کر

۱۔ بخاری و مسلم ۱۷۸ بخاری سے بخاری ۱۷۸ ابو داؤد ۱۷۸ بخاری و مسلم ۱۷۸
بخاری، ابو داؤد ۱۷۸ حاکم ابن تیم نے السلام المؤمنین ۱۷۸ علامہ شمس الحق نے عون ۸/۲۰۸ پہلا اور سید
سابق نے فقہ السنہ میں اسے ترجیح دی ہے۔

۲۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک بیسویں تاریخ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں قیام کرے اور نماز فجر کے بعد معتکف میں جاگزیں ہو جائے مگر احادیث صحیحہ الی کے خلاف شہادت دے رہی ہیں۔

شوال کے چھ روز سے بھی رکھ لے وہ گویا سال بھر روزہ دار رہا۔ یہ روزے اکٹھے یا متفرق شروع شوال یا درمیان یا آخر میں بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کے احکام

- ① صدقہ فطر ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت بوطہ ماہویا بچہ آزاد ہو یا غلام ہر ایک کی طرف سے واجب ہے۔
- ② صدقہ فطر کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں۔
- ③ صدقہ فطر نماز تمارہ عید پڑھنے سے پہلے غریبوں اور مسکینوں کو دینا چاہیئے۔
- ④ صدقہ فطر ہر خور دنی جنس سے ایک صاع فی نفر دینا چاہیئے۔
- ⑤ غلہ کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔
- ⑥ صدقہ فطر عید سے دو چار روز پہلے جمع کرنا چاہیئے۔
- ⑦ صاع کی مقدار پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی حصہ ہے جو کہ تقریباً پونے تین

محرم بھولے نہیں

جمعیت انصار اللہ جو کہ ایک سال سے اندرون ملک نشر و اشاعت کے ذریعہ چند غلطیوں سے دستوں کے تعاون سے کتاب و سنت کو بے لوث خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ اور آج تک مختلف موضوعات پر متعدد تبلیغی اصلاحی اور تحقیقی رسائل اور کتابیں پیش کر چکی ہے **وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ**۔ لہذا آپ رمضان المبارک کے مقدس و محترم مہینہ میں سے مالے اعانت فرما کر جمعیت کے مشن کو فروغ بخشیں۔

اے مسلم وغیرہ بعض علمائے اہلحدیث سوادوسر کے قائل ہیں۔

۹۹۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

112927

112927

